

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

انگوٹھی پہننے کا حکم

سونے کی انگوٹھی: حضور اکرم ﷺ کی واضح تعلیمات کی روشنی میں علماء کرام کا اتفاق ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورتوں کے لئے پہننا جائز ہے لیکن مردوں کے لئے حرام ہے، جیسا کہ مشہور محدث امام نوویؒ (۶۳۱ھ-۶۷۶ھ) اور حافظ ابن عبد البرؒ (۳۶۸ھ-۴۷۳ھ) نے اس مسئلہ میں اجماع امت ذکر کیا ہے۔ ہاں ابتداء اسلام میں مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز تھی، اسی وجہ سے بعض صحابہ کرام کے سونے کی انگوٹھی پہننے کے واقعات کتابوں میں ملتے ہیں، لیکن بعد میں حرام کر دی گئی۔ غرضیکہ پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ قیامت تک مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی عورتوں کے لئے سونا اور ریشم حلال ہے لیکن میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے۔ (مسند احمد)

چاندی کی انگوٹھی: سونے کی طرح چاندی کی انگوٹھی پہننا عورتوں کے لئے جائز ہے، البتہ مردوں کے لئے چند شرائط کے ساتھ چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے بادشاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہوئی تو وہ آپ کا خط نہیں پڑھیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (بخاری، کتاب اللباس۔ باب اتخاذ الخاتم لپیتم بہ اشیاء) غرضیکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی مہر کے طور پر انگوٹھی کا استعمال کیا ہے، لیکن فقہاء و علماء میں اختلاف ہے کہ انگوٹھی پہننا سنت ہے یا صرف جائز ہے۔

انگوٹھی میں یاقوت وغیرہ پتھر کا استعمال: اکثر علماء کی رائے ہے کہ انگوٹھی میں یاقوت وغیرہ پتھر لگا کر پہننا جائز ہے، اگرچہ بعض علماء نے اختلاف کیا ہے۔ دوسری دھات کی انگوٹھی: لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی کے متعلق بھی علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء نے عورتوں کے لئے گنجائش رکھی ہے لیکن مردوں کے لئے جائز نہیں کیونکہ شریعت اسلامیہ نے مردوں کے لئے خاص مقدار کی صرف چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ بعض احادیث میں وارد ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ مرد و عورت دونوں لوہے کی انگوٹھی پہننے سے پرہیز کریں۔ ہاں موجودہ زمانہ کے آرٹیفیشیل زیورات خواتین استعمال کر سکتی ہیں۔

انگوٹھی کو نئے ہاتھ میں: انگوٹھی دائیں یا بائیں دونوں ہاتھ میں سے کسی بھی ہاتھ میں پہن سکتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (ابوداؤد) جبکہ حدیث کی مشہور کتاب (ترمذی) میں ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی استعمال کرتے تھے۔ غرضیکہ عمومی طور پر آپ ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی استعمال کرتے تھے اگرچہ بائیں ہاتھ میں بھی انگوٹھی پہنی جاسکتی ہے۔

انگوٹھی کوئی انگلی میں: حضور اکرم ﷺ نے شہادت والی انگلی اور بیچ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم) امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ مردوں کے لئے ان دو انگلیوں میں سے کسی ایک انگلی میں انگوٹھی پہننا مکروہ ہے۔ غرضیکہ سب سے چھوٹی یا اس کے برابر والی انگلی میں انگوٹھی پہنی جاسکتی ہے۔ چونکہ خواتین شرعاً ایک سے زیادہ انگوٹھی استعمال کر سکتی ہیں تو ان کے لئے کسی بھی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی گنجائش ہے۔

مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی کا وزن: حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد میں وارد ایک حدیث کی بنیاد پر علماء احناف نے تحریر کیا ہے کہ مرد حضرات ساڑھے چار ماشہ (تقریباً پانچ گرام) سے زیادہ کی چاندی کی انگوٹھی استعمال نہ کریں۔ البتہ عورتوں کے لئے انگوٹھی کے وزن کی کوئی شرط نہیں ہے۔

مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی کی تعداد: اکثر علماء کی رائے ہے کہ مرد حضرات صرف ایک ہی انگوٹھی پہن سکتے ہیں، اگرچہ بعض علماء نے فضول خرچی کے بغیر ایک سے زیادہ کی گنجائش رکھی ہے۔

انگوٹھی پر نقش کروانا: علماء کرام نے انگوٹھی پر کسی کا نام نقش کرانے کی اجازت فرمائی ہے۔

انگوٹھی کا نگ: انگوٹھی پہننے کے وقت اس کا نگ تھیلی کی طرف کرنا حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ (ابوداؤد) لیکن ایسا کرنا انگوٹھی پہننے والے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ وضو اور غسل کے دوران انگوٹھی کو حرکت دینا: اگر انگوٹھی بہت زیادہ تنگ ہے تو وضو اور غسل کے دوران اس کو حرکت دینا ضروری ہے تاکہ پانی اندر تک پہنچ جائے، لیکن اگر انگوٹھی بہت زیادہ تنگ نہیں ہے اور یقین ہے کہ پانی کھال تک خود ہی پہنچ جائے گا تو پھر انگوٹھی کو حرکت دینا ضروری نہیں ہے۔